صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تعظیمِ مصطفیٰ

مع

جشنِ میلاد کی برکتیں

08-November-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے:

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللہَ غَدًا رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اس سے راضی ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔(کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ،،، الخ، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث:۲۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرور تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مبارک مہینا اپنے اختتام کی جانب رواں دواں ہے، اس کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بابرکت مہینے میں پوری دنیا میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول اپنے آقا و مولیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا جشن دھوم دھام سے منا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عقیدت و محبّت کا اظہار کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی ملکوں اور شہروں میں اس سلسلے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت سُنّتوں بھرے اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں نبیِّ کریم، رءوف و رحیم کی سیرتِ طَیِّبہ کے دلنشین واقعات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَوصاف کو بیان کیا جاتا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم سے متعلق ایمان افروز قرآنی آیات، تفاسیر، احادیثِ مبارکہ، واقعات و روایات اور علمائے کرام

کے ارشادات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تَعظِیم بَخشِش کا سبب بن گئی

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بَنی اِسرائیل میں ایک ایسا شَخْص تھا جس نے اپنی زِندگی کے دوسو (200) سال، اللہ پاک کی نافرمانی میں گُزارے، اسی نافرمانی کے عالَم میں اس کی موت واقع ہو گئی، بَنی اِسرائیل نے اس کے مُردہ جِسم کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا، اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی بھیجی کہ اس کو وہاں سے اُٹھاؤ اور اس کے کفن دفن کا انتظام کرکے اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے اس کے مُتَعلِّق پُوچھا، تو اُنہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: "یارَبّ کریم! بَنی اِسرائیل تو اِس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِندگی کے دوسو (200) سال تیری نافرمانی میں گُزارے ہیں؟" اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ یہ ایسا ہی بدکردار تھا، مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تَورات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا اور محمد کے اسمِ گرامی کی طرف دیکھتا تو اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگالیتا اور اُن پر دُرُود پڑھا کرتا، پس میں نے اس کے اس عَمَل کی قدر کی اور اس کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اس کا نکاح ستّر (70) حُوروں کے ساتھ کردیا۔ (حِلیۃ الاولیاء، ۴/ ۴۵، حدیث: ۴۶۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس ایمان اَفروز حِکایت نے اَہلِ اِیمان کے دِل ودِماغ کو خوشبو دار کر دیا، ذرا سوچئے! وہ شخص جو لمبے عرصے تک گُناہوں میں مُبتلا رہا اور اس دوران نیکیوں کے قریب بھی نہ گیا، لیکن نامِ مُصْطَفٰے کی تعظیم کے سبب اسے یہ اِنْعام ملا کہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کے کفن دفن کا اِنتِظام فرمایا، اس کے پچھلے تمام گُناہ مُعاف کر دیئے گئے اور وہ رَحْمتِ اِلٰہی کا حق دار ٹھہرا۔ غور کیجئے! جب حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اُمّتی نامِ مُصْطَفٰے کی تَعظیم کے سبب بخشش ومغفرت کا حقدار ہو سکتا ہے تو پھر اُمَّتِ مُحَمَّدِیَّہ کا وہ فرد جو اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام کی تعظیم کرے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبَت رکھنے والی ہر چیز کی تَعظیم کو لازِم وضروری جانے تو پھر اس پر رَحْمتِ اِلٰہی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارَک کو تعظیم کی نِیَّت سے چُومنا نہ صِرف جائز ہے بلکہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ یاد رکھئے! ایمان لانے کے بعد مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر کرنے کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے، عظمتِ مُصْطَفٰے کی اَہَمِّیَّت وضرورت پر کئی آیاتِ مُبارَکہ دَلالت کرتی ہیں۔ چُنانچہ پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ-وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۹ (پارہ:۲۶، الفتح:۸،۹)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے ضمن میں جو اِرشاد فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے: مُسلمانو! دیکھو اللہ پاک نے دِینِ اِسلام بھیجنے (اور) قرآنِ مجید اُتارنے کا مقصد تین (3) باتیں اِرشاد فرمائی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ پاک و رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا، دُوسری یہ کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعظِیم کرنا، تیسری یہ کہ اللہ پاک کی عِبادَت کرنا۔ ان تینوں باتوں کی بہترین تَرتِیب تو دیکھئے، سب سے پہلے اِیمان کا ذِکر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کا اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعظِیم کا حکم اِرشاد فرمایا، کیونکہ اِیمان کے بغیر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم فائدہ نہ دے گی۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ تعظیمِ مُصطفٰے ہی اَصلِ ایمان ہے۔ اگر کوئی شَخص عظمتِ مُصطفٰے سے کنارہ کشی کرتے ہوئے دِیگر نیک اعمال کی کوشش کرتا ہے، تو اس کا کوئی عمل قابلِ قَبول نہ ہوگا۔ تعظیمِ مُصطفٰے میں ذَرا سی خامی تمام نیک اعمال کی بَربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسا کہ پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کی آیت نمبر 2 میں اِرشادِ باری ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

(پارہ: ۲۶، الحجرات: ۲)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم

ہوا کہ حُضُور کی اَدْنیٰ (معمولی سی) بے اَدَبی کُفر ہے، کیونکہ کُفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں، تو دُوسری بے اَدَبی کا ذِکْر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حُضُور (یعنی بارگاہِ مصطفےٰ میں) چِلّا کر بولو، نہ انہیں عام اَلْقاب سے پُکارو، جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رَسُوْلُ الله، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کہو۔ (نور العرفان:۸۲۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اللہ کریم کا پاک کلام انسانوں اور جِنّوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان بیان کر رہا ہے اور ہمیں اُن کے دَر کی حاضری کے آداب سکھا رہا ہے کہ دربارِ رسالت میں صرف آواز کا بُلند ہو جانا ہی اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیاوی بادشاہوں کے درباری آداب، انسانی ساخت (یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں، مگر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دروازے شریف کے آداب رَبّ (کریم) نے بنائے، (اور) رَبّ (کریم) نے (ہی) سکھائے، نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جِنّ واِنْس (جنات، انسان) و فرشتے سب پر جاری (ہوتے) ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔ (نور العرفان:۸۲۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام احترام اور تعظیم کے لائق ہیں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے مُخْتلف مَقامات پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم کا حکم اِرْشاد فرمایا اور اس حکم کی بجا آوری کرنے والوں کو اِنعام واِکرام سے نوازنے کا وَعْدہ بھی فرمایا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَّ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ	ترجَمۂ کنز العرفان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بیشک

سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ		میں تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور ضرور تمہیں ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

بالخُصُوص حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری عطا فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْراف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠(۱۵۷)		تَرجَمۂ کنزالعرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

یادرکھئے! یہ اِنعامات اُسی وَقْت حاصل ہوں گے جب ہم ہر مُعاملے میں تمام انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً سَیِّدُ الاَنْبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم وتوقیر کو اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھیں گی اور ان کی معمولی توہین سے بھی بچنے کی کوشش کریں گی۔ اللہ پاک نے آدابِ نبوی سکھاتے ہوئے جہاں بارگاہِ رسالت میں آواز بُلند کرنے سے منع فرمایا، وہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عام اَنْداز میں پُکارنے کی بھی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًاؕ	تَرجَمۂ کنزالعرفان: (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔

(پارہ:۱۸، النور:۶۳)

صَدرُالافاضِل، حضرت علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:(اس آیت کے)ایک معنٰی مُفسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ(جب کوئی) رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ندا کرے(یعنی پُکارے)تو اَدَب و تکریم اور تَوقیر و تعظیم کے ساتھ آپ(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)کے مُعَظَّم(تعظیم کے لائق)اَلْقاب سے نرم آواز کے ساتھ عاجزی والے لہجہ میں "**یَانَبِیَّ اللّٰہ! یَارَسُوْلَ اللّٰہ! یَاحَبِیْبَ اللّٰہ!**" کہہ کر۔(تفسیر خزائن العرفان، پارہ:۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ:۶۳ ملخصًا)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: پہلے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو **یا مُحَمَّدُ، یا اَبَاالْقَاسِم** کہا جاتا، جب اللہ کریم نے اپنے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کو اس سے مُمانَعت فرمائی، تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَارَسُوْلَ اللّٰہ** کہا کرتے۔(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص۱۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا مُعاملہ کس قدر اہم ہے کہ اللہ پاک کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام لے مُخاطب کرے۔ عُلَماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے کر نِدا کرنی (یعنی پکارنا) حَرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ:۳۰/۱۵۷) یاد رہے! حُضُورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم صِرف حیاتِ ظاہری تک مَحْدُود نہیں تھی بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مُسلمان پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کو تسلیم کرنا لازِم ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حضرت علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات اور ظاہری وَفات کے بعد غَرَض ہر حالت میں حُضُور

اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعظِیم وتو قیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُور کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔ (تفسیر روح البیان ج ۷، ص ۲۱۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا! حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و محبّت اور ہر مُعاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بے حد اَدب، ایمان میں اضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔ اس بات کو یُوں سمجھئے کہ اگر کسی درخت کی جڑ ہی کَٹ جائے تو وہ درخت سُوکھ جاتا اور اس پر لگے ہوئے پَھل اور پُھول گل سڑ کے جَھڑ جاتے ہیں، اِسی طرح تَعظِیمِ مُصطَفٰے، اِیمان کے پودے کی جَڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر اِیمان کا پودا بھی ہرا بھرا نہیں رہ سکتا اور نیک اَعْمال کی صُورت میں اس پر لگے ہوئے پھل اور پُھول ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی نیکیوں کو باقی رکھنے اور ایمان کے درخت کو بڑھانے کیلئے اَدبِ رسول کو لازم سمجھئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تعظیمِ مُصْطَفٰے کی ایسی داستانیں تحریر فرمائیں کہ اس کی مِثال ملنا ناممکن ہے۔ آیئے! شمعِ رسالت کے ان پروانوں کے عشقِ مُصْطَفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سنتی ہیں۔

1. روایت میں ہے کہ حضورِ انور، شہنشاہِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، کمالِ اَدب واِحترام کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔

(شرح شفا، ۲/ ۷۱)

2. اسی طرح صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے سال قُرَیش نے حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (جو ابھی ایمان نہ لائے تھے)، شہنشاہِ دو عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قَدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں معلوم ہوتا، جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں

گے۔جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (اس سے برکتیں حاصل کرنے کے لئے) اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً حکم پر عمل کرتے،جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے تو وہ خاموش رہتے اور تعظیمِ مُصْطَفٰے کے سبب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔جب حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَہۡلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا:اے قُریش کی جماعت!میں قَیصر وکِسریٰ اور نَجاشی (جیسے بادشاہوں) کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا پاک کی قسم!میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان وشوکت نہیں دیکھی، جیسی شان (حضرت) محمد (مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ان کے صحابہ (عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) میں دیکھی ہے۔(شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸)

3. ایک بار حُضُور سراپا نور، شاہِ غیور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے پُوچھا گیا: **اَنۡتَ اَکۡبَرُ اَمۡ رَسُوۡلُ اللہ**؟یعنی آپ بڑے ہیں یا، رَسُوۡلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: **ھُوَ اَکۡبَرُ مِنِّیۡ وَاَنَا کُنۡتُ قَبۡلَہٗ** یعنی بڑے تو وہی ہیں،بس پیدا میں ان سے پہلے ہوا ہوں۔(کنز العمال:۱۳/ ۲۲۴حدیث:۳۷۳۴۴)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی والہانہ مَحَبَّت اور تعظیم کیا کرتے تھے کہ عمر میں بڑے ہونے کے باوُجود بھی بڑا ہونے کی نسبت رَسُوۡلُ اللہ کی طرف ہی کرتے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع نہ صرف اپنے دل میں روشن کریں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات سُنا کر بچپن ہی سے ان کے دل میں مَحَبَّتِ رسول کو مضبوط کریں۔اس کے لیے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 274 صفحات پر مُشتمل کتاب "**صحابہ کرام کا عشقِ رسول**" کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی برکت سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عشقِ رسول کی دولت نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! عشقِ رسول کی نعمت پانے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 8 مدنی کاموں میں خوب حصہ لیجئے 8 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام "**مدنی دورہ**" بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کو گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہفتے کا کوئی ایک دن مقرّر کر کے جگہ بدل بدل کر "مدنی دَورہ" کے ذریعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصِل کیجئے۔ کم از کم 7 اسلامی بہنیں (جن میں کم از کم ایک بڑی عمر والی ضَرور ہوں) اپنے ذیلی حلقے یا حلقے کے اَطراف میں (پردے کی احتیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72 منٹ "مدنی دورہ" کی ترکیب بنائیں۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ خود سَیِّدُ الانبیا، محبوب خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دینی ودنیوی فوائد (Benefits) ہیں

✤ **مدنی دورے** کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے اسلامی بہنوں سے **ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔

✤ **مدنی دورے** کی برکت سے علمِ دِین اور نیکی کی دعوت سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک

پہنچائے جاتے ہیں۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے، لہٰذا آپ بھی مدنی کاموں کی خوب خوب دھومیں مچائیے اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے آیئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ

بے پردگی سے نجات مل گئی

ٹیکسلا (ضلع راولپنڈی، صوبہ پنجاب) میں مقیم ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے نت نئے فیشن اپنانے، گانے باجے سننے اور بے پردگی جیسے گناہوں میں گرفتار تھیں نیز غصہ اور چڑچِڑا پن بھی ان کی عادات میں شامل تھا۔ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب کچھ یوں برپا ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انہیں نیکی کی دعوت دی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن دیا۔ ان کی زبان میں ایسی تاثیر تھی کہ وہ انکار نہ کرسکیں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچیں۔ تلاوت و نعت شریف کے بعد ہونے والا سنّتوں بھرا بیان بڑا دلنشین اور پُر تاثیر تھا۔ پھر ذکرُ اللہ کی صداؤں اور رو رو کر کی جانے والی رِقّت انگیز دُعاؤں نے انہیں بہُت متاثر کیا۔ اجتماع میں ہونے والے اللہ کے ذکر سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ دن اور آج کا دن! وہ دعوتِ اسلامی والی بن گئیں، اس اجتماع میں شرکت سے پہلے **مَعاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ بے پردگی جیسے گناہ میں گرفتار تھی، مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے انہوں نے مدنی برقع سجالیا اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر استقامت حاصل ہے۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس طرح خُود تاجدارِ انبیا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اَقْدس کی تعظیم ضروری ہے، اِسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے اَصحاب و اَزْواج، آل واَولاد اور تَبرُّکات کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔ یُوں تو تمام ہی دِینی مَحافل میں ذِکرِ مُصْطَفٰے کیا جاتا ہے، لیکن اِجتماعِ میلاد میں خصوصیت کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیر ہوتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت کو بیان کیا جاتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارَکہ کے پیارے پیارے واقعات سُنائے جاتے ہیں، لہٰذا جشنِ عیدِ میلادُ النبی مَنانا بھی تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی کی ایک صُورت ہے۔ (روح البیان، ج۹، ص۵۶)

حضرت سَیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلادِ مُصْطَفٰے منانے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے کی تعظیم ہے۔ (الحاوی للفتاوی، ج۱، ص۲۲۲) اسی طرح حضرت سَیِّدُنا محمد بن یُوسف صالحی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلاد منانے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اور تعظیم ہوتی ہے۔ (سبل الہدی والرشاد، ج۱، ص۳۶۵) ہماری خُوش نصیبی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عنقریب رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک مہینا ہمارے درمیان جَلوہ گر ہونے والا ہے، اس رحمتوں والے مہینے کے آتے ہی عاشقانِ رسول کے دلوں میں خُوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ جشنِ عید میلادُ النبی کی تیاریوں میں مصروف ہوجاتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد پر تو پُوری کائنات خوش ہوگئی، عرش خُوشی سے

جُھوم اُٹھا، کُرسی بھی خُوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا ہے اور فرشتے اِنتہائی خُوشی سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جُھوم جُھوم کر چلنے لگیں اور بادلوں کو ظاہر کر دیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے **"اَهْلًا وَّسَهْلًا مَّرْحَبًا"** کی صَدائیں آنے لگیں۔(الروض الفائق، ص ۲۴۳)

اَلْغَرَض! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سَراسَر رحمتوں اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، چُنانچہ اَصحابِ فیل کی ہلاکت کا واقعہ، فارس کے مجوسیوں کی ایک ہزار (1000) سال سے جَلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زَلزلہ اور اس کے چودہ (14) کنگروں کا زمین بوس ہو جانا، "ہَمْدان" اور "قُم" کے درمیان چھ(6) میل لمبے چھ(6) میل چوڑے "بُحَیْرۂ ساوہ" کا یکایک بالکل خشک ہو جانا، حضورانور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ کے بدنِ مُبارک سے ایک ایسے نُور کا نکلنا، جس سے "بصریٰ" کے محلات روشن ہوگئے۔(المواهب اللدنية وشرح الزرقاني، ولادته...الخ، ۱/۱۶۷، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جشنِ عید مِیلادُ النبی مَنانا ایک مُبارک کام ہے، اس کے مَنانے والوں کو اللہ کریم کی طرف سے بے شُمار دِینی و دُنیاوی رحمتیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ تفسیرِ رُوحُ الْبَیان میں ہے: مَحفلِ میلاد شریف کی برکت سال بھر تک گھر میں رہتی ہے۔(روح البیان، ۹/۵۷) اسی طرح حضرت سیِّدُنا امام قَسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "وِلادتِ باسعادت کے اَیّام میں مَحفلِ میلاد کرنے کی خُصوصیَّت میں سے یہ تَجرِبہ شُدہ بات ہے کہ اس سال اَمن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ کریم اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے، جس نے ماہِ وِلادت کی راتوں کو عید بنالیا۔"(مواہبُ اللدنیّہ ج ۱ ص ۱۴۸) جشنِ میلاد مَنانے والے کو دُنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ جنّت کی خوشخبری بھی ہے۔ مشہور محدّث حضرت

شاہ عبدُالحقّ مُحدّث دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جزاء یہ ہے کہ اللہ کریم انہیں اپنے فَضل وکرم سے **جَنّٰتُ النَّعِیم** میں داخِل فرمائے گا۔ مُسلمان ہمیشہ سے مَحفلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خُوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خُوب خُوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتِمام کرتے ہیں، اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اچھے کاموں کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ کریم کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔(مَا ثَبَتَ مِنَ السُّنّۃ ص ۷۴ ملخصاً، صبح بہاراں، ص ۱۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ آقا صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد مَنانے والوں سے اللہ کریم کس قَدر خُوش ہوتا ہے اور انہیں کیسے کیسے عظیمُ الشّان اِنعام واِکرام سے نوازتا ہے۔ لہٰذا جشنِ وِلادت کی خُوشی میں گھروں، میں سبز سبز پرچم لہرایئے، خُوب چَراغاں کیجئے یا کم اَز کم بارہ (12) بَلب تو ضَرور روشن کیجئے۔ ربیعُ الاوّل کی بارھویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقْت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کیجئے۔

12 ربیعُ الاوّل کے دن ہوسکے تو روزہ بھی رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یَومِ وِلادت مَنایا کرتے تھے، جیسا کہ

حضرت سیّدُنا ابُوقَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بارگاہِ رِسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دَرْیافت کِیا گیا تو اِرشاد فرمایا: "اِسی دن میری وِلادَت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحْی نازِل ہوئی۔" (مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲) یاد رہے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت پر خُوشی مَنانے کا حکم قرآنِ کریم سے

ثابت ہے۔ چُنانچہ پارہ 11 سُورہ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ-هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ ۱۱، یونس ۵۸)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی اَحْمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر انہیں یہ حکم بھی دو کہ اللہ (کریم) کے فَضْل اور اس کی رَحْمت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ، خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نِعْمت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قَدْر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ (کریم) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مُصْطَفٰی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا، تُمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع (فائدہ) شَخْصی نہیں بلکہ قَوْمی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی (ہمیشہ رہنے والا) ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اِس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی: ۱۱/۳۶۹)

اَہلِ سُنَّت کا مذہب:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَہلسنَّت کے مذہب میں مَجلسِ میلادِ پاک اَفْضَل ترین مَنْدُوبات (یعنی مُسْتحبات) اور اَعلیٰ ترین نیک کاموں میں سے ہے۔ (الحق المبین، ص: ۱۰۰)

صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت عَلّامہ مَولانا مُفْتی محمد اَمْجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلاد

شَرِیف یعنی حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ اَقْدَس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمن میں اس مَجلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضائل و مُعجِزات و سِیَر (خَصلتیں) و حالات وحَیات ورضاعَت و بِعثَت (زندگی، بچپن اور دنیا میں تشریف آوری) کے واقعات بھی بیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنعَقِد کریں، تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَریک کرنا خَیر (بھلائی) کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعظ (مذہبی تقریر) اور جلسوں کے اِعلان کیے جاتے ہیں، اِشتِہارات چھپوا کر تقسیم کیے جاتے ہیں، اَخبارات میں اس کے مُتَعلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعظ (مذہبی تقریر) اور جَلسے ناجائز نہیں ہو جاتے، اسی طَرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجلِس کو ناجائز و بِدعت نہیں کہا جاسکتا۔ (بہار شریعت، ج:۳، ص:۶۴۴-۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیدِ میلادُ النّبی اور دعوتِ اسلامی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مُسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ مُنوَّرہ، شَہَنشاہِ مکّۂ مُکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یَومِ وِلادَت سے بڑھ کر اور کون سا دن "یَومِ اِنعام" ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کائنات کی تمام رونقیں اور تمام نعمتیں اُنھی کے ذریعے تو ملی ہیں اور یہ دن تو عیدوں سے بھی بڑھ کر ہے، کہ دونوں عیدیں بھی اسی کے صَدقے میں نصیب ہوئیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان سمیت کئی ممالک میں بے شمار مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النبی شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی 12 ویں شب کو عظیم الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز یعنی 12 ربیع

الاوّل ”مرحبا یا مُصطفٰے“ کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شُمار جلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

مجلس مدنی انعامات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مدینہ منورہ کی محبت مزید بڑھانے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی مدنی کاموں کو مزید بڑھانے کیلئے کم وبیش 104 شعبہ جات (Departments) میں دین کی خدمت کررہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک **”مجلس مدنی انعامات“** بھی ہے اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض وسنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُوْرُ الْعَمَل بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل وکرم سے جَنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نیّت کرتی ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی

کوشش کریں گی بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتوبِ عطّار:

مِیٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جَشْنِ مِیْلَاد مَنانے والے عاشقانِ مِیلاد کو اپنے مکتوب (Letter) میں کچھ اَہم مَدَنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! چند مدنی پھول سماعت کیجئے:

اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! **رَبِیعُ النُّور** شریف **رَبِیعُ الاوّل** کی بَرَکت سے اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے کرنے کی نِیَّت کریں۔(عورت کا بے پردگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھلًا وَّ سَھلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۷)

سُنَّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ(کی پہلی تاریخ کو) جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، اگر نیت بنتی ہو تو ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یاد رکھئے اگر دل میں نیّت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر دکھاوے کیلئے ہاتھ اٹھانا کہ میں بھی نیّت کرتی ہوں گناہ ہے۔)

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش ص ۱۸۴)

تمام عاشقاتِ رسول اسلامی بہنیں بشُمول ذِمّہ داران، رَبیعُ النُّور شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنَّت مَدَنی دَرس جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر پر 12 عَدَد ورنہ کم اَزْکم ایک عَدَد سبز سبز مدنی پرچم رَبِیْعُ النُّور شریف رَبِیْعُ الاوّل کی چاند رات سے لیکر سارا مہینا لہرائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ہر طرف سبز سبز مدنی پرچموں کی مدنی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لِیرے لِیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی رَبِیْعُ النُّور رَبِیْعُ الاوّل شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرائیے۔

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا اَمن کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَزْکم 12 بلبوں سے 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔

مَشرق و مَغرب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۶)

ہر اسلامی بہن حسبِ توفیق زِیادہ، 112 ورنہ کم اَزْکم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پھُولوں کے مُختلف پمفلٹ تقسیم کروائیں۔اِسی طرح سارا سال تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی "تقسیمِ رسائل" کی ترکیب کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلا یئے

کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

سگِ مدینہ مکتبۃ المدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ وِلادت کے 12 مدنی پھُول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَزْکم 12 عدد نیز ہوسکے تو رسالہ "صُبحِ بہاراں" 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سُنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کے میموری کارڈز لوگوں تک پہنچانا، دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعث ہے، تو جس سے بن پڑے جشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔شادیوں کے مواقع پر "شادی کارڈ" کے ساتھ مدنی رِسالہ اور ہوسکے تو بیان کا کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے بیان کردہ میموری کارڈ بھی شامل کیجئے۔عید کارڈز کا رَواج ختم کرکے اِس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تاکہ جو رقم خرچ ہو، اُس سے دِین کا بھی فائدہ ہو۔مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں، اِس سے دِل خُوش ہونے کے بَجائے جلتا ہے۔کاش! عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم، دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُن کے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب

کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں (مائک کے بغیر) اجتماعات فرمائیں، رَبِیْعُ النُّوْر رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینا سبز مدنی پرچم ساتھ لایا کریں۔

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نِیَّت سے نیا لباس، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، قلم، پیڈ وغیرہ اپنے اِستعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا

عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعزیت کرنے کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "نیک بننے کا نسخہ" سے تعزیت کرنے کے مدنی پھول سنتی ہیں: پہلے (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جیسا ثواب ہے۔ (ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵) (2) جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱) ☆ تعزیت کا معنٰی ہے: مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا۔ تعزیت مسنون (یعنی

سنّت) ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۸۵۲)☆دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میّت (میّت کے اہلِ خانہ) جَزَع وفَزَع(یعنی رونا پیٹنا) نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پہلے ہی کرے۔(الجوھرۃ النیرۃ،کتاب الصلاۃ،باب الجنائز، ص ۱۴۱)☆تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔(جوھرۃ نیرۃ،کتاب الصلاۃ،باب الجنائز،ص ۱۴۱)☆تعزیت میں یہ کہے، اللہ پاک آپ کو صَبْرِ جمیل عطا فرمائے اور اس مصیبت پر(صبر کرنے کے بدلے) اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے۔☆سوگ کے ایام گزر جانے کے باوجود عید آنے پر میت کا سوگ (غم کرنا) یا سوگ کے سبب عمدہ لباس نہ پہننا ناجائز و گناہ ہے۔البتہ ویسے ہی کوئی عمدہ لباس نہ پہنے تو گناہ نہیں۔☆نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغے کے ساتھ (یعنی بڑھا چڑھا کر) بیان کرکے آواز سے رونا جس کو "بَیْن" کہتے ہیں، حرام ہے۔(بہار شریعت،۱/۸۵۴ ملتقطا)☆اَطِبَّاء(یعنی طبیب حضرات) کہتے ہیں کہ(جو اپنے عزیز کی موت پر سخت صدمے سے دوچار ہو اس کے) میت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے، اس لئے اس (بغیر نوحہ) رونے سے ہرگز منع نہ کیا جائے۔(مرآۃ المناجیح،۲/۵۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد